

## 225076-عزیز الرحمن نام رکھنے کا حکم

سوال

سوال : کیا عزیز الرحمن نام رکھنا جائز ہے؟ اور اگر جائز نہیں تو کیا اسے تبدیل کرنا ضروری ہے؟

پسندیدہ جواب

مسلمانوں میں جن ناموں کے رکھنے کا رواج چلا آ رہا ہے وہ عبد العزیز اور عبد الرحمن ہیں۔ مسلمانوں میں عزیز الرحمن نام معروف نہیں اس لئے یہ نام نہیں رکھنا چاہئے، کیونکہ اس نام کے معنی میں تذکیرہ نفس ہے (اس کا معنی ہے : اللہ تعالیٰ نے اسے بلند کر دیا ہے)، اور اس میں وہم اور شبہ بھی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کستہ ہیں : نام اور کنیت رکھنا سلف کی عادت تھی؛ چنانچہ وہ لوگوں کی اولاد کے نام پر کنیت رکھتے تھے، اسی طرح جس کا مہچہ نہ ہوتا اس کی بھی اس کے اپنے نام یا اس کے والد کے نام کی طرف نسبت سے کنیت رکھتے تھے یا کسی ایسی چیز سے اس کی کنیت رکھتے تھے جس چیز کا اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق ہوتا۔ جیسے کہ بنی اسرائیل علیہ وسلم نے عائشہ کی کنیت ان کے بھانجے کے نام پر "ام عبد اللہ" رکھی، اور داؤد علیہ السلام کو ابو سلیمان کہتے ہیں؛ کیونکہ داؤد علیہ السلام کے بیٹے کا نام سلیمان تھا، اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کی کنیت ابو سحاق ہے، اور اسی طرح عبد اللہ بن عباس کو لوگ ابوالعباس کہتے تھے، اور جیسا کہ بنی اسرائیل علیہ السلام نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ان کے ہاں موجود بلی کی وجہ سے "ابو ہریرہ" رکھی۔

اس کے بعد لوگوں نے دین کی طرف اضافت شروع کر دی اور اس کا دائرہ کارمزیدہ سعیج کر دیا۔

جن ناموں اور کنیتوں سے سلفت (ایک دوسرے کو) پکار کرتے تھے حتی الوض وہی نام اور کنیتیں جی اختیار کرنی چاہیں، جس کے لئے یہ ممکن ہو تو مخاطب ہوتے وقت ان ناموں اور کنیتوں کو تذکر کر کے دوسرے نام اختیار نہیں کرنے چاہیں، اور وویسے بھی ایسے ناموں سے منع کیا گیا ہے جن میں خودستائی اور تذکیرہ کا اظہار ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ نئے نئے نام جو کہ عمومیوں کی لمباجاہیں اور ان میں اضافہ جات کرتے ہوئے کہتے ہیں : عز الملة والدین، اور عز الملة والحق والدین۔ اکثر ایسے ناموں اور القابات میں واضح جھوٹ ہوتا ہے۔

کیونکہ عام طور پر صاحب لقب کے لئے معنی کا زیادہ مستحق نظر آ رہا ہوتا ہے۔ جو لوگ اس طرح کے افعال سے فخر و تکبر کے خواہاں ہوتے ہیں، اللہ ان کو انکے ارادے کے بر عکس جزادے، ان کو ذلیل کر کے ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کرے۔

مجموع الفتاوی (311-26/312) سے بالاختصار نقل کیا گیا ہے

شیخ بکر ابو زید رحمہ اللہ کستہ ہیں : اسم، مصدر یا صفت مشہر سے ماخوذ ایسا نام رکھنا جو لفظ دین یا اسلام کی طرف مضاف ہو، مکروہ ہے؛ جیسے نور الدین، ضیاء الدین، سيف الاسلام، نور الاسلام وغیرہ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دین اور اسلام کا بڑا عظیم مقام ہے، چنانچہ ان کی طرف نسبت کر کے نام رکھنا کھلادعوی ہے جس میں جھوٹ کی بوآتی ہے۔ اسی لئے بعض علماء نے اس پر تحریر اور اکثر نے کراہت کا فتوی دیا ہے؛ کیونکہ اس میں ایسے غلط معانی کا شانتہ ہے جن کا اطلاق جائز نہیں ہے۔

اسی طرح لفظ اللہ کی طرف نسبت کر کے نام رکھنا بھی مکروہ ہے جیسے حسب اللہ، رحمت اللہ، جبرت اللہ، سوانعے عبد اللہ کے کیونکہ یہ نام اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔

"مجمع المناہی المفقری" (ص 546-544) (بالاختصار)

فوتوی کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :

"رفیق الرحمن، غرم اللہ اور غلام اللہ جیسے ناموں سے اجتناب کرنا ہی بہتر ہے؛ کیونکہ ان ناموں کا معنی مشکوک بن جاتا ہے۔"

"فتاویٰ للجمعۃ الدائمة" (10/508)

چنانچہ اگر ممکن ہے تو اس نام کو تبدیل کر دینا چاہیے۔

مزید استفادہ کے لئے سوال نمبر 110494 اور 145607 کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

واللہ اعلم۔